مصلح اعظم حضرت علی علیہ السلام

حکیم الامت علامہ ہندی آیۃ اللہ سید احمد طاب ثراہ

عرب کے زمانہ جاہلیت کے بگڑے ہوئے اخلاق جن کو رسولؐ ظاہری طور پر سُدھار گئے تھے ان کی وفات پر وہی بدویت وجہالت مسلمانوں میں عود کرنے لگی بدوی اور صحرائی قانون از سرنو ڈھکے پردوں میں جاری ہونا شروع ہوا قبائلی اور نسلی امتیازات برسرکار آنا شروع ہوگئے تقسیم غنائم میں امتیازات عہدہ ومناصب میں امتیازات بیت المال سے خلیفہ اور خلیفہ زادیوں کی تنخواہیں مقرر ہونا شروع ہوگئیں رشتہ داروں کے لئے اموال مسلمین وقف ہوگئے سرمایا داری وملک گیری کا غیر منقطع سلسلہ شروع ہوگیا علی ابن ابی طالب اگر ایسے نازک وقت میں تلوار اٹھاتے تو بیشک ان جناب کا اندیشہ قوم کے علانیہ ارتداد کا عملی جامہ پہن لیتا اور اسلام ظاہری بھی چھوڑ بیٹھتے ضد اور ہٹ سے قرآن وسیرت رسولؐ کی بلا تاویل ظاہر بظاہر مخالفت کرتے اور علیؑ کو سدّ راہ سمجھ کر اور اولاد رسولؐ کو بھی اصحاب رسول قتل کرکے رسولؐ کی ان حدیثوں کا مصداق کھُلم کھلاّ بن جاتے جو علیؑ اور اولاد علیؑ کے قاتلوں، ایذارسانوں کی بابت کثرت سے موجود ہیں۔ علاوہ اس کے نومُسلم خلافتی جنگ کو دنیاوی جنگ اور نبوت وامامت کو دنیاداری کا ڈھکوسلا سمجھ کر پچھلے مذہبوں پر لوٹ جاتے اور مصلح اعظم نے قرآن وسیرت رسولؐ کو ہاتھ میں لے کر قولاً وعملاً اپنی ذات کو پیش کرکے اسلام کو بچالیا اور قوم کے ظاہری اسلام کے سدّ راہ ہوکر کھُلم کھلاّ اسلام سے روگردانی نہ ہونے دی اور سب کچھ ہوتے دیکھا اور بجز احتجاج ونشر معارف حقہ کوئی مزاحمت نہ کی حتیٰ کہ دربار علوی میں جب امیر معاویہ کی سیاسی چالوں کا ذکر آیا تو صاف صاف فرما دیا لَوْلَا التُّقَیٰ لَکُنْتُ اَدْھَی الْعَرَبِ اگر تقویٰ اور پرہیزگاری اور خوف خدا نہ ہوتا تو میں تمام عرب میں بے پناہ چالاک انسان ہوتا۔

علیؑ نے حاکم ومحکوم بن کر حقیقی سیاست کا ان چند جملوں میں مطلب سمجھا دیا۔ چالاکی، مکاری، حیلہ سازی، احکام الٰہی سے بے اعتنائی کا نام اگر سیاست ہے تو وہ شخص قوموں کا نسلاً بعد نسل مجرم ہے وطن کا مجرم ہے، تہذیب واخلاق کا مجرم ہے، خدا کا مجرم ہے، آج عالم کے سیاسیین کے متعلق دنیا کے کھُلے ہوئے فتوے موجود ہیں۔ خود ارباب سیاست کے دست وبازو اور اسی مشین کے کل پُرزے تقریروں، تحریروں میں ان لعنتی کارگزاریوں کی خود پردہ دری کرتے رہتے ہیں۔ کیا کہنا اس سیاست علویہ کا جس کا سنگ بنیاد تقویٰ ہو۔

❁❁❁